مدیر کے نام

حافظ محمد ادریس ' لاہور

''کامیاب شخصیت کے فکری عناصر'' (ستمبر ۲۰۰۱ء) بہت مفید اور موثر تحریر ہے۔ مصنف نے اپنے مخصوص انداز میں قرآن و سنت' اسلامی علوم اور جدید تقاضوں کے خوب صورت امتزاج سے شخصیت کی تعمیر کے لیے مفید رہنمائی فراہم کی ہے۔ چند توجہ طلب پہلو یہ ہیں: وھب بن منبہ کو وہاب بن منبہ (ص ۲۶) لکھا گیا جو درست نہیں۔ کفران (ناشکری) (ص ۲۷) کی تعریف کے لیے استعمال کیے گئے الفاظ دراصل 'ظلم' کی تعریف ہے' ناشکری کی نہیں۔ عزم کی وضاحت کے لیے بچھو کے ڈسنے اور پھر اس پر ترس کھانے والی مثال مناسب نہیں۔ موذی جانور کو ہلاک کرنا چاہیے۔ یہ مثال اس کی بھی نفی کرتی ہے۔

عمر خضر ' کراچی

''مسلم ممالک' جمہوری روایت اور اسلام'' (ستمبر ۲۰۰۱ء) میں ڈاکٹر انیس احمد صاحب نے مغربی مصنفین کے اسلام اور جمہوریت سے متعلق بنیادی تضاد اور ذہنی تحفظات کا مدلل انداز میں بخوبی تجزیہ کیا ہے اور مسلم ممالک کا جمہوریت سے متعلق نقطۂ نظر بھی اختصار اور جامعیت سے پیش کیا ہے۔ جمہوری طرز پر کام کرنے والی اسلامی تحریکوں کا تذکرہ کرتے ہوئے پاکستان' سوڈان' ترکی اور اردن کے ساتھ بنگلہ دیش' ملایشیا اور مصر کا ذکر بھی کرنا چاہیے تھا۔

سلیم منصور خالد ' گوجرانوالہ

''نائیجیریا: اسلامی قوانین کا نفاذ'' (ستمبر ۲۰۰۱ء) میں دو سال سے جاری نفاذ کے تجربے کے بارے میں نہ معلومات ہیں نہ تجزیہ۔ تاریخی پس منظر تو پہلے بھی آ چکا ہے۔ ہم یہ جاننا چاہتے تھے کہ پیش رفت کیا ہے؟ اندرون ملک اور بیرون ملک ردعمل کیا ہے؟ مستقبل کے کیا امکانات ہیں؟ اس حوالے سے تشنگی ہی تشنگی حصے میں آئی ہے۔ ایروبا کو پروبا اور ایبو کو کبو لکھا گیا۔ مسلمانوں کے اہم قبیلے فـلانـی کا تذکرہ ہی نہیں کیا گیا۔ مضمون میں پروف خوانی کی فاش غلطیاں بھی ہیں: ۴۰۰ صد (ص ۶۳) اور موقف کے بجائے موقوف (ص ۶۵)۔

خالد محمود 'مچن آباد

خرم مراد کا مضمون: ''خدمت خلق'' (اگست' ستمبر ۲۰۰۱ء) اپنے موضوع پر منفرد تحریر ہے۔ اس نوعیت کا اس سے بہتر مضمون آج تک نہیں پڑھا۔ ان کی تحریروں میں روحانی کشش ہے' دل اثر بھی قبول کرتا ہے اور عمل کی طرف آمادہ بھی ہوتا ہے۔

منصور اختر غوری 'لاہور

''خدمت خلق'' (اگست' ستمبر ۲۰۰۱ء) پڑھا۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ان بنیادوں پر اسلامی